سوال

(286) جانور ذبح کرنے کی نذر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ماضی میں ایک دفعہ امتحان سے پہلے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میں چھٹی جماعت میں پاس ہوگیا تو ایک جانور ذبح کروں گا، میں پہلے مرحلہ میں تو کامیاب نہیں ہوسکا البتہ دوسرے مرحلہ میں کامیاب ہوگیا تو کیا اس صورت میں مجھے جانور ذبح کرنا پڑے گا؟ اس واقعہ کو چار سال گزرگئے ہیں اور میں ابھی تک اپنی نذر پوری نہیں کرسکا، اسی طرح میں نے یہ بھی نذر مانی تھی کہ اگر میں آٹھویں جماعت میں کامیاب ہوگیا تو ۔ ۔ ۔ ۔ کیا یہ جائز ہوگا کہ میں ایک جانور ذبح کردوں یا مجھے دو جانور ذبح کرنے چاہئیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ نے نذر مطلقا مانی ہے اور پہلے مرحلہ میں کامیابی کی شرط نہیں لگائی تھی تو آپ کو چاہئے کہ نذر پوری کریں اور اللہ تعالی کی رضا کے لئے ایک جانور ذبح کرکے اسے فقراء میں تقسیم کردیں اور اس سے آپ یا آپ کے اہل خانہ کچھ نہ کھائیں کیونکہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص اللہ تعالی کی اطاعت کی نذر مانے، اسے اللہ تعالی کی اطاعت کرنی چاہئے اور جو اللہ تعالی کی نافرمانی کی نذر مانے اسے اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔'' اس حدیث کو امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے صحیح میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا ہے۔

اگر آپ کا مقصد پہلے مرحلہ میں کامیابی تھا اور آپ اس کی بجائے دوسرے مرحلہ میں کامیاب ہوئے تو اس صورت میں آپ پر نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی''

(متفق علیہ، بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

اسی طرح جب آپ نے آٹھویں جماعت میں کامیابی کے لئے نذر مانی تو اسے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث کے پیش نظر پورا کرنا ہوگا اور اگر آپ نے پہلی یا دوسری نذر کے موقعہ پر یہ نیت کی تھی کہ جانور ذبح کرکے اپنے اہل خانہ، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو کھلائیں گے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث کے پیش نظر اپنی نیت کے مطابق عمل کریں۔

برادرم! آپ کو چاہئے کہ آئندہ نذر نہ مانیں کیونکہ یہ اللہ تعالی کی تقدیر میں سے کسی بھی چیز کو واپس نہیں لوٹا سکتی اور نہ یہ کامیابی کے اسباب میں سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نذر سے

منع کیا اور فرمایا ہے کہ نذر کسی خیر و بھلائی کو نہیں لاسکتی ہاں البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے ضرور کچھ مال نکالا جاسکتا ہے ، جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے ۔ ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ تعالی سے ہدایت و توفیق کی دعا مانگتے ہیں ۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 381

محدث فتویٰ